145678 ـ منگیتر کو کہاں تك دیکھنا مباح ہے

سوال

بعض بھائیوں کی رائے ہے کہ شادی سے قبل عورت کو بغیر پردہ اور عفت و حشمت والے لباس کے بغیر دیکھنا جائز ہے، اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ایك نوجوان شخص کسی عورت سے شادی کرنا چاہتاتھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:
" کیا تم نےاسے دیکھا ہے ؟
تو نوجوان نے جواب نفی میں دیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:
" اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تمہارے مابیں مستقل محبت و مودت کے لیے زیادہ بہتر ہے "
سوال یہ ہے کہ اس حدیث میں اسے دیکھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کوئی شخص کسی عورت سے منگنی کرنے کا عزم رکھتا ہے اور ا سکا خیال ہو کہ وہ اسے قبول کر لےگی تو اس کے لیے عورت کو دیکھنا جائز ہے تا کہ اس سے نکاح بصیرت پر ہو.

ترمذی اور ابن ماجہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ایك عورت کو نکاح پیغام بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" اسے دیکھ لو تو یہ تمہارے مابین محبت و مودت کے لیے زیادہ بہتر ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1087) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1865) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1865).

یعنی تمہارے درمیان ہمیشہ محبت و مودت کے لیے زیادہ بہتر ہے، اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابو داود رحمہ اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی کسی عورت سے منگنی کرے تو اگر وہ اسے دیکھ سکتا ہو تو وہ ضرور دیکھے جو اس کو

اس سے نکاح کی دعوت دے "

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایك لڑکی سے منگنی کی تو میں اسے دیکھنے کے لیے چھپ جایا کرتا تھا، حتی کہ میں نے وہ کچھ دیکھ لیا جس نےمجھے اس سے نکاح کی دعوت دی، اور میں نے اس سے شادی کر لی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2082) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

منگیتر شخص کے لیے اپنی منگیتر کو کہاں تك دیکھنا مباح ہے اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

جمہور علماء کرام حنفی شافعی اور مالکی حضرات کہتے ہیں کہ وہ اس کا چہرہ اور ہاتھ دیکھ سکتا ہے، اور لیکن احناف کہتے ہیں کہ وہ پاؤں بھی دیکھ سکتا ہے.

اور حنابلہ یہ کہتے ہیں کہ وہ کچھ دیکھ سکتا ہے جو عام طور پر ظاہر ہوتی ہیں مثلا چہرہ اور ہاتھ اور سر، گردن اور پاؤں.

اور داود ظاہری کے ہاں اور امام احمد کی ایك روایت میں ہے کہ وہ سوئتین کے علاوہ باقی سارا جسم دیکھ سکتا ہے.

یہاں حنابلہ کا مسلك راجح ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کی لاعلمی میں دیکھنے کی اجازت دی تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے وہ کچھ دیکھنے کی اجازت جو عام طور پر ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ دیکھنے میں صرف اکیلا چہرہ مفرد کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ ظاہر ہونے میں شریك ہے، اور اس سے لیے بھی غالبا یہ ظہر ہوتا " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 10).

مزید آپ الموسوعة الفقهية (19 / 199) اور المغنی (7 / 74) کا بھی مطالعہ کریں.

رہا یہ کہ سوئتین کے علاوہ باقی سارا جسم دیکھنا تو یہ قول صحیح نہیں؛ کیونکہ اصل میں عورت کو دیکھنا حرام ہے اور پھر اپنے گھر میں عورت بےلباس اور ننگی نہیں ہوتی حتی کہ اس دیکھنے کی اس رخصت سے یہ سمجھا جائے اس کے سارے جسم کو ہی دیکھنا جائز ہے، اور منگیتر کو دیکھنا اس شرط سے مقید ہے کہ اس سے شہوت انگیزی نہ ہو، اور سارا بدن دیکھنے میں اس سے پرامن نہیں رہا جا سکتا.

یہاں منگیتر کو دیکھنے کے لیے شروط کا ذکر کرنا بہتر معلوم ہے:

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کو دیکھنے کی چھ شرطیں ہیں:

اول:

خلوت کے بغیر ہو.

دوم:

یہ بغیر شہوت کے ہو.

اس لیے اگر شہوت کے ساتھ دیکھا تو یہ حرام ہے؛ کیونکہ دیکھنے کا مقصد معلومات حاصل کرنا ہے نا کہ استمتاع کرنا.

سوم:

ظن غالب پر ہو کہ رشتہ قبول کر لیا جائیگا.

چہارم:

اس کو دیکھا جائے جو غالبا ظاہر ہوتا ہے.

پنجم:

منگنی کا عزم ہو، یعنی دیکھنے کا مقصد یہ ہو کہ وہ اس کے نتیجہ میں اس لڑکی سے منگنی کریگا، لیکن اگر وہ عورتوں میں گھومتا پھرے یعنی ایك سے دوسری عورت کو دیکھتا پھرے تو یہ جائز نہیں.

ششم:

عورت بےپرد یا خوشبو لگا کر یا سرمہ وغیرہ لگا کر اور میك اپ کر کے مت آئے؛ کیونکہ اس سے مقصود یہ نہیں کہ وہ انسان کو جماع کی رغبت دلائے حتی کہ یہ کہا جائے کہ تم بےپرد ہو کر آؤ، کیونکہ یہ کچھ تو بیوی اپنے خاوند کے سامنے کرتی ہے تا کہ اسے جماع کی دعوت دے.

اور اس لیے بھی کہ اس میں فتنہ و خرابی ہے، اور اصل میں یہ حرام ہے؛ کیونکہ وہ عورت تو اس کے لیے اجنبی ہے، پھر اس کا اس طرح بن سنور کر سامنے آنے میں بہت زیادہ خرابی اور فتنہ کا باعث ہے.

کیونکہ اگر وہ اس سے شادی کر لے اور اسے اس کے علاوہ پائے تو وہ اس سے بے رغبتی کرنے لگےگا، اور اس کے بارہ میں اس کی نظر تبدیل ہو جائیگی، خاص کر شیطان انسان کے لیے بیوی سے بھی زیادہ اجنبی عورت کو بنا سنوار کر پیش کرتا ہے جو انسان کے لیے حلال نہ ہو، اس لیے آپ کچھ لوگوں کو دیکھیں گے کہ اس کی بیوی سب سے زیادہ خوبصورت ہے لیکن " نعوذ باللہ " وہ قبیح قسم کی دوسری عورت کو دیکھتا پھرتا ہے کیونکہ شیطان اسے بعینہ بنا سنوار کر پیش کرتا ہے، کیونکہ وہ اس کے لیے حلال نہ تھی.

اس لیے جب یہ سب کچھ جمع ہو جائے کہ شیطان اسے بنا سنوار کر پیش کرے، اور وہ بھی خوبصورت اور بن سنور کر آئے تو اس کی خوبصورتی و جمال اور بڑھ جائیگی، پھر شادی کے بعد وہ اس کے تصور سے کم ہو تو یہاں انجام برا ہی ہوگا.

اگر یہ کہا جائے کہ اس کے ظن غالب میں قبولیت کا جواب کیسے ہوگا ؟

جواب یہ ہے کہ:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے لوگوں کے درجات اور طبقات بنائے ہیں جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ہم نے ہی ان کی زندگانئی دنیا کی روزی ان میں تقسیم کی ہے، اور ایك كود وسرے سے بلند کیا ہے، تا کہ ایك دوسرے کو ماتحت کر لے الزخرف (32).

چنانچہ اگر کوئی صفائی کرنے والا شخص کسی وزیر کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دے تو غالبا یہ رد کر جائیگا، اور اسی طرح اگر کوئی بڑی اور زیادہ عمر والا شخص کسی نوجوان خوبصورت لڑکی کو نکاح کا پیغام دے تو یہ بھی غالبا رد کر دیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 22).

واللہ اعلم .